© rasailojaraid.com

ایک پل میں مل گیا سب بیقرار دل کو قرار
اس محبت کے تصدق اس حکومت کے نثار

ہو وہی درِ یتیم اک بار پھر جلوہ فشاں
پھر زمانے پر ہوں پہلی سی تجلّی بار ہاں

پھر نظامِ بزمِ عالم درہم و برہم کرے
بوریئے پر بیٹھکر ہو دوجہاں پر حکمراں

محنتِ سرمایہ داری دور کردے دہر سے
پھر یتیموں اور غریبوں کو ملے امن واماں

پھر مساواتِ ازل کا دے زمانے کو پیام
پھر زمانے سے مٹادے امتیازِ این و آں

پھر محبت کا فلک ہو پھر محبت کی زمیں
پھر محبت ہی محبت ہو حیاتِ جاوداں

ازجمالِ خویش گرد و پیش را معمور کن
باز ایں ظلمت ستانِ دہر را پُر نور کن

ساقی

ازجناب جوہر فریادی پانی پتی

یہ نظم ۷ امئی ۱۹۴۳ء آل انڈیا ریڈیو لاہور سے نشر کی گئی

یہ کیسا تیری محفل کا نیا دستور ہے ساقی
کہ میں ہی تشنہ ہوں سارا جہاں مخمور ہے ساقی

بہارِ رنگ و بو کے دور میں بھی دیکھتا ہوں میں
کہ قلبِ ہر گلِ ترکیفِ غم سے چور ہے ساقی

فروغِ حسن کا صدقہ پلادے چشمِ میگوں سے
کہ یہ ہنستا ہوا رنگین جام نور ہے ساقی

توقع کس سے رکھوں میکدہ میں آدمیت کی
کہ دنیائے خرد انسانیت سے دور ہے ساقی

چھپا بدلی میں جب سے آفتابِ آرزو اپنا
مری دنیا مری آنکھوں میں خود بے نور ہے ساقی

مرا دل اور ضبطِ نالۂ الفت کی پابندی
جہاں ہر داغ اک رستا ہوا ناسور ہے ساقی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اک ایسی بھی فضائے لامکاں میں شمع ہے جس سے — یہ ظلمت خانۂ ہستی سراسر نور ہے ساقی
دلوں کے مندروں میں خاک شمع عشق روشن ہو — کہ تاریکی سے دنیائے خرد معمور ہے ساقی
یہ مانا کائنات رنگ و بو میں تیرے جلوے ہیں — تو پھر چشم تماشا بیں سے کیوں مستور ہے ساقی
منور بارشِ انوار سے کر کعبۂ دل کو — کہ یہ رشکِ فروغِ جلوۂ صد طور ہے ساقی
نہ ٹھکرا جان کر دیوانۂ مجذوب جوہرؔ کو
کہ یہ اپنی صدی کا سرمدؔ و منصورؔ ہے ساقی

جی چاہتا ہے

از جناب شعیب حزیں صاحب بی۔اے

کہانی سُنانے کو جی چاہتا ہے — تمہیں بھی رُلانے کو جی چاہتا ہے
حجابات اٹھانے کو جی چاہتا ہے — نظر آزمانے کو جی چاہتا ہے
گرے برق میرے نشیمن سے بچکر — گلستاں جلانے کو جی چاہتا ہے
تمہیں یاد کر کے بہت خوش ہوئے ہیں — تمہیں بھول جانے کو جی چاہتا ہے
حسیں آنکھ میں چند آنسو ہیں لرزاں — یہ موتی چرانے کو جی چاہتا ہے
محبت دو عالم کا حاصل ہے مانا — محبت لٹانے کو جی چاہتا ہے
تمنا، تجلی، نگاہیں، نظارے — یہ جھگڑے مٹانے کو جی چاہتا ہے
بہت روز طوفاں کی موجوں سے کھیلے — بس اب ڈوب جانے کو جی چاہتا ہے
انھیں میرے رونے سے شکوہ ہے شاید
حزیںؔ مسکرانے کو جی چاہتا ہے

© rasailojaraid.com